تحفظ واستحکام مدارسِ عربیہ و مکاتیبِ دینیہ

مدارس دینیہ پر سرکاری کنٹرول حاصل کرنے کے لیے مختلف حکومتیں منصوبے بناتی رہی ہیں، ایسا ہی ایک منصوبہ ۱۹۶۰ء میں تشکیل دیا گیا، وفاق المدارس کے متفقہ موقف نے اسے مسترد کر کے ناکام بنادیا تھا، ذیل میں اس کی روئیداد دی جارہی ہے۔ (ادارہ)

مارشل لا حکومت کے دور میں صدر مملکت کے ایک آرڈیننس کے ذریعہ حکومت نے مغربی پاکستان کے تمام بڑے بڑے اوقاف اوران کی آمدنیوں پر قبضہ کرلیا۔ حکومت کا یہ اقدام مدارس دینیہ کے وجود کے لیے ایک عظیم خطرہ کی نشان دہی کر رہا تھا اس لیے کہ بیشتر مدارس عربیہ اور مکاتیب دینیہ ان اوقاف کی عمارتوں اور مساجد میں قائم ہیں اور بڑی حد تک ان اوقاف کی آمدنیوں سے ہی ان مدارس کے اخراجات چل رہے ہیں۔

حکومت کے اس اقدام کے بعد ایسے تمام مدارس کا وجود محکمہ اوقاف کے رحم وکرم پر موقوف ہو گیا اس لیے کہ محکمہ اوقاف کو اختیار حاصل ہو گیا کہ وہ جس مدرسہ سے چاہے موقوفہ عمارت یا مساجد کے وہ حصے جن میں مکاتب جاری ہیں خالی کرالے اور وقف کی آمدنی میں مدرسہ کے اخراجات چاہے تو کلاً یا جزاً بند کردے ایسی صورتوں میں ان مدارس کا بند ہوجانا یقینی تھا۔

وفاق نے اس خطرہ کو پوری طرح محسوس کیا اور مجلس شوریٰ نے اپنے دوسرے اجلاس منعقدہ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء ملتان میں دفعہ نمبر(۱) "مدارس سے متعلق اوقاف کے مال پر غور" کے تحت اس خطرہ سے مدارس کو بچانے کے لیے مذکورۂ ذیل قرارداد پاس کی:

"قرار پایا کہ ملحقہ مدارس کو اوقاف کے سلسلے میں جو مشکلات پیش آرہی ہیں وفاق ان مشکلات کو رفع کرنے میں مناسب کوشش بروئے کار لائے تاکہ محکمہ اوقاف کے افسران پر اوقاف کے متعلق شرعی معلومات اور مدارسِ عربیہ کی گراں قدر خدمات اوران کی دینی اہمیت واضح ہو اور مدارس کو اطمینان سے دینی خدمت کے مواقع میسر آئیں۔ مجلس شوریٰ سفارش کرتی ہے کہ اس سلسلہ میں صدر محترم کی قیادت میں ترتیب دیا جائے جو متعلقہ افسران حکومت سے مل کر ان کے سامنے تمام مشکلات اوران کے حل کرنے کی مناسب صورتیں پیش کرے نیز ان تفصیلات پر مشتمل ایک یادداشت بھی مرتب کرے۔"

اس قرارداد کا مقصد یہ تھا کہ حکومت اور محکمہ اوقاف پر واضح کردیا جائے کہ واقف کی نیت اور شرائط وقف کی پابندی شرعاً لازم ہے، لہٰذا جن اوقاف کے واقفین نے وہ اوقاف مدارس ومکاتب کے لیے وقف کیے ہیں یا بطور تعامل وہاں مدارس قائم ہیں اوران کی آمدنی یا اُس کا کوئی حصہ ان پر خرچ کیا جارہا ہے از روئے شرع نہ ان عمارتوں کو ان مدرسوں سے خالی کرایا جاسکتا ہے اور نہ ان کی آمدنی یا اس کے مقررہ حصہ سے ان کو محروم کیا جاسکتا ہے۔

(۲) محکمہ اوقاف کے دوسرے اقدام نے مدارس عربیہ کے لیے اس سے بھی زیادہ سنگین اور ہمہ گیر خطرہ کا الارم بجایا اور وہ یہ تھا کہ محکمہ اوقاف کے شعبہ تعلیم نے پاکستان کے مدارس عربیہ کے لیے نصاب تجویز کرنے کی غرض سے ایک سرکاری نصاب کمیٹی قائم کی جس کا اجلاس ۱۸ جولائی ۱۹۶۱ء سے وزارت تعلیمات کے تحت ڈاکٹر محمود حسین کی زیر صدارت لاہور میں منعقد ہوا۔

حکومت اور محکمہ اوقاف کے اس اقدام سے مدارس عربیہ کے لیے یہ خطرہ پیدا ہو سکتا تھا کہ حکومت مدارس عربیہ کے لیے نصاب تعلیم مقرر کر کے اوران کو گراں قدر مالی امداد (گرانٹ ان ایڈ) دے کر مدارس عربیہ اور مکاتب دینیہ کو آہستہ آہستہ اپنے قبضہ میں لے لے اور رفتہ رفتہ ملک سے حکومت کے کنٹرول سے آزاد درس گاہوں کا وجود یکسر ختم ہو جائے۔

کارکنانِ وفاق نے بروقت اس خطرہ کو محسوس کیا اور مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ و ۵ صفر ۸۱ھ مطابق ۱۸ و ۱۹

جولائی ۱۹۶۱ء کراچی میں عین اس وقت جب کہ لاہور میں سرکاری نصاب کمیٹی کا اجلاس شروع ہو رہا تھا مذکورہ ذیل قرارداد پاس کر کے اسی وقت ہوائی ڈاک سے چیئرمین نصاب کمیٹی کے نام روانہ کردی۔

دفعہ نمبر(۱)"سرکاری نصاب کمیٹی کو مدارس عربیہ کی طرف سے نصاب کے متعلق ضروری مشورے۔"

سرکاری نصاب کمیٹی کے ساتھ تعاون کے سلسلہ میں جس کا اجلاس ۱۸ جولائی ۱۹۶۱ء سے لاہور میں ہو رہا ہے مذکورہ ذیل تجویز پاس ہوئی اور طے پایا کہ اسی وقت بذریعہ ہوائی ڈاک یہ تجویز سرکاری نصاب کمیٹی کے صدر صاحب کی خدمت میں بھیج دی جائے۔

الف: مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا یہ اجلاس سرکاری نصاب کمیٹی کو عربی مدارس کے نصاب کے متعلق مندرجہ ذیل اصولی مشورے دینا اپنا فرض سمجھتا ہے تا کہ نصاب کمیٹی کے کام میں تعاون کے علاوہ زیادہ سے زیادہ توافق کی مفید اور عملی صورتیں پیدا ہوں اگر ان اصول کو پیش نظر نہ رکھا گیا تو مدارس عربیہ دینیہ کے مقاصد فوت ہو جائیں گے۔

ب: مشورہ نمبر(۱) درس نظامی کی رائج کتب علوم دینیہ یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد و کلام سے متعلق کوئی ایسی ترمیم و تنقیص نہ کی جائے جس سے موجودہ دینی روح اور علمی معیار کا بقا خطرہ میں پڑ جائے اور ان دینی مدارس کے لیے اس پر عمل کرنا ناممکن ہو جائے۔

مشورہ نمبر(۲) علوم عربیہ یعنی صرف، نحو، معانی، بیان، ادب، عروض سے متعلق کتابوں کے انتخاب کا فیصلہ ایسے ماہر و حاذق علماء عربیت کے مشورہ سے کیا جائے جنھیں مدارس عربیہ میں ان علوم کی درس و تدریس کا طویل تجربہ ہو، نیز ان علوم سے متعلق کتب کی اتنی مقدار کا نصاب میں رکھنا ضروری ہے جس کے پڑھنے سے عربیت میں کامل الاستعداد فضلا پیدا ہوں۔

مشورہ نمبر(۳) علوم عقلیہ یعنی منطق، فلسفہ، ہیئت وغیرہ کی کتب اتنی ضرور رکھی جائیں کہ طالب علم کے اندر ان علوم میں ملکہ راسخہ اور دقتِ ذہن کے پیدا ہونے کے علاوہ فلسفہ قدیم کے ضروری مباحث و اصطلاحات سے واقفیت تامہ حاصل ہو جائے تا کہ وہ اپنے اسلاف کی ان کتابوں سے کماحقہ استفادہ کر سکے جن میں فلسفہ قدیم کی اصطلاحات زیر بحث آئی ہیں۔

مشورہ نمبر(۴) علوم عصریہ کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ ضروری ہے کہ ان علوم کی کتب بقدر ضرورت اور واقفیت عامہ کی حد تک رکھی جائیں نیز یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ مدارسِ عربیہ کا تعلیمی وقت چھ گھنٹے ہے مدارس اس میں سے صرف ایک گھنٹہ روزانہ علوم عصریہ کے لیے دے سکتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ایک گھنٹہ ہی مسلسل آٹھ سال میں مذکورہ بالا ضرورت کو پورا کر دے گا۔ اگر اس سے زیادہ وقت علوم عصریہ کو دیا گیا تو خطرہ ہے کہ ان علوم کا غلبہ ان مدارس کے طلبہ کے دینی مقاصد اور اساسی اغراض کو فوت کر دے گا۔

اگر سرکاری نصاب کمیٹی مذکورہ بالا اصول کے تحت کامل نصاب سے متعلق وفاق المدارس العربیہ سے تفصیلی مشورہ کرنا چاہے تو وفاق ہر قسم کے تعاون کرنے کے لیے آمادہ ہے اور قرارداد "ب" تجویز نمبر(۲) کے تحت مذکورہ ذیل حضرات پر مشتمل ایک ایسی بااختیار کمیٹی مقرر کی جو سرکاری نصاب کمیٹی سے گفتگو کرنے کے لیے کلیتاً مختار ہو۔ (۱) حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی صدر وفاق (۲) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب صدر (۳) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم وفاق۔

نیز دفعہ نمبر(۳)"نصاب میں اہم ترمیم" کے تحت طے کیا کہ حکومت کی نصاب کمیٹی کی رپورٹ آنے کے بعد مذکورہ بالا سب کمیٹی نصاب کے مسئلہ پر دوبارہ غور کر کے اپنی سفارشات مجلس عاملہ کے سامنے پیش کرے۔

ملاحظہ فرمایئے: وفاق کی مجلس عاملہ نے ہر پہلو سے اس خطرہ کا سدباب کرنے اور مدارس کو اس سے محفوظ رکھنے کا کتنا مکمل انتظام کیا تھا۔

سرکاری نصاب کمیٹی کے اجلاس تھوڑے تھوڑے وقفوں کے بعد سارے سال ہوتے رہے اور وفاق کے ذمہ دار حضرات برابر اس کمیٹی کے اجلاسوں کی کارروائی سے پوری طرح باخبر رہے۔ ان اجلاسوں کی کارروائیوں سے معلوم ہوا کہ حکومت یا محکمہ اوقاف مدارس عربیہ کے مروج درس

نظامی میں سردست تو کوئی کمی یا بیشی نہیں کرنا چاہتی ہاں علوم عصریہ یعنی ثانوی سرکاری مدارس کے مضامین حساب، تاریخ، جغرافیہ، معلومات عامہ، ابتدائی سائنس وغیرہ کو مدارس عربیہ کے نصاب میں ابتدا سے مخلوط اور مدغم کر دینا چاہتی ہے۔ اس لیے مجلس شوریٰ وفاق المدارس نے اپنے تیسرے اجلاس منعقدہ ۱۲ جمادی الاولی ۸۱ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء لاہور میں از راہ احتیاط و پیش بندی دفعہ نمبر (۴) "سرکاری نصاب کمیٹی کے فیصلوں سے پیدا شدہ صورتِ حال پر غور" کے تحت مذکورہ ذیل قرارداد پاس کی۔

"اتفاق رائے سے طے ہوا کہ مدارس عربیہ کے موجودہ نصاب تعلیم کے ساتھ علومِ عصریہ (حساب، سائنس، انگریزی وغیرہ) کا ایسا نصاب جس کے مضامین کے متعلق اسلامی حیثیت سے اطمینان نہ کیا گیا ہو منظور نہیں کیا جا سکتا۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس مجلس عاملہ کی مقرر کردہ سب کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ وہ سرکاری نصاب کمیٹی کے مجوزہ نصاب کے منظر عام پر آنے کے بعد اس پر غور کر کے فیصلہ کرے۔"

اس قرارداد کا منشا جیسا کہ ظاہر ہے یہ تھا کہ وفاق علوم عصریہ کو صرف دینی اور اسلامی رنگ میں قبول اور داخل نصاب کر سکتا ہے، غیر اسلامی اور لادینی رنگ میں ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ بالفاظِ دیگر دین پر دنیا کو ہرگز ترجیح نہیں دینا چاہتا اور وہ مدارس عربیہ و مکاتبِ دینیہ کو پرائمری اسکولوں، ہائی اسکولوں اور کالجوں کی صورت میں تبدیل ہونے کو دین کی بقا کے لیے سخت مضر سمجھتا ہے۔

یہ سرکاری نصاب کمیٹی پورے سال میں اپنے سات یا آٹھ اجلاسوں کے بعد اواخر ۱۹۶۱ء میں مدارس عربیہ کے لیے نصاب کی تدوین سے فارغ ہوئی تو مجلس عاملہ وفاق نے اپنے چوتھے اجلاس منعقدہ ۱۵ شوال ۸۱ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء ملتان میں دفعہ (۶) بعنوان "سرکاری نصاب تعلیم کا جائزہ اور اس پر مفصل رپورٹ" کے تحت طے کیا کہ اس اہم کام کا فیصلہ کرنے کے لیے وفاق کی نصاب کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔

اس اثنا میں محکمہ اوقاف نے بھی مدارس عربیہ مغربی پاکستان کو مجوزہ سرکاری نصاب مدارس عربیہ کے قبول کرنے اور اس کے صلہ میں محکمہ اوقاف کی جانب سے مالی امداد کی پیش کش کا سلسلہ شروع کر دیا چنانچہ وفاق سے ملحقہ مدارس میں سے مدرسہ خیر المدارس ملتان اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ میں محکمہ اوقاف کے چیف ایڈ منسٹریٹر اے۔ ایچ قریشی کا مراسلہ اور محکمہ اوقاف کے مجوزہ نصاب کی کاپی موصول ہوئی اس لیے صدر وفاق نے یہ محسوس کر کے کہ اسی قسم کے مراسلے یقیناً دوسرے مدارس فوقانیہ کو بھی محکمہ اوقاف نے بھیجے ہوں گے اس لیے وفاق کو اس مسئلہ پر کوئی قطعی فیصلہ کر کے جلد از جلد مدارس ملحقہ کو اُس سے آگاہ کر دینا چاہیے تاکہ ان مراسلات کا جواب تمام مدارس یکساں بلکہ ایک ہی دیں اور اس طرح محکمہ اوقاف کو بھی اس تنظیم مدارس عربیہ کی قوت کا احساس ہو جائے اس لیے حضرت مولانا خیر محمد صاحب نائب صدر وفاق نے فوری طور پر مجلس عاملہ وفاق کا ایک ہنگامی اجلاس ۳ ربیع الاول ۸۲ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء مدرسہ خیر المدارس ملتان میں بلایا اور مذکورہ ذیل قرارداد کے ذریعہ وفاق کا "فیصلہ" اور محکمہ اوقاف کی چٹھی کا متفقہ "جواب" پاس کر کے اس کی نقول جملہ مدارس ملحقہ وفاق کو بھیج دیں۔

فیصلہ: اے۔ ایچ قریشی صاحب کی چٹھی اور محکمہ اوقاف کے مجوزہ نصاب تعلیم کی کاپی مدارس عربیہ میں تقسیم ہونے کے بعد خصوصاً مدرسہ خیر المدارس ملتان اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ کو موصول ہونے پر اس نصاب کی تفصیلات کے مطالعہ کرنے اور ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ اس قسم کے نصاب کو مدارس عربیہ میں ہرگز نہ جاری کیا جائے اور نہ محکمہ اوقاف کی مالی امداد کو قبول کیا جائے بلکہ توکلاً علی اللہ حسب سابق اپنی دینی خدمات جاری رکھی جائیں۔ مجلس عاملہ نے محکمہ اوقاف کے جواب میں ایک خط کا مضمون مرتب کیا ہے جو جملہ ملحقہ مدارس کو مطبوعہ شکل میں ارسال کیا جا رہا ہے مضمون خط یہ ہے:

جواب: بعالی خدمت جناب محترم چیف ایڈ منسٹریٹر صاحب بالقابہ! سلام مسنون! والا نامہ مورخہ...... پہنچا چونکہ ہمارا مدرسہ...... وفاق المدارس العربیہ سے ملحق ہے اس لیے وفاق نے جو فیصلہ کیا ہے ارسال خدمت ہے۔

وفاق المدارس نے اپنی مجلس عاملہ (ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء میں جو فیصلہ کیا ہے حسب ذیل ہے:

"ہم ارباب وفاق المدارس آپ کی اس توجہ کے شکرگزار ہیں کہ آپ نے اپنے خیال میں ہمارے مدارس دینیہ کے معیار تعلیم کو بلند کرنے اور فارغ التحصیل طلبہ کو عصری تقاضوں سے واقف کرنے کے لیے اوقاف کی جانب سے ایک نصاب تعلیم مرتب کرا کے اس کے قبول کرنے کی پیشکش کی اور اس کے قبول کرنے پر مالی امداد کا وعدہ بھی فرمایا ہے جس کے لیے ہم شکرگزار ہیں لیکن پوری صورت حال کا جب جائزہ لیا گیا اور آپ کے اور جناب مسعود صاحب (سکریٹری محکمہ اوقاف) کے مکتوب پر، اور اس نصاب تعلیم پر، بہ نظر غائر جب غور وخوض کیا گیا تو جن نتائج پر ہم پہنچے ہیں ان کو عرض خدمت کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ نمبر(۱) ہمارے مدارس کے ذرائع آمدنی بہت محدود ہیں اور چندہ دہندگان کی اکثریت محض دین کے لیے ہماری امداد کرتی ہے اوقاف کی امداد لے لینے سے ان آمدنیوں پر اثر پڑے گا۔ نمبر(۲) محکمہ اوقاف کے نصاب تعلیم کو جاری کرنے سے ہمارے وسائل قاصر ہیں اور بحالت موجودہ ہمارے لیے مشکلات کا باعث ہوگا۔ نہ تو ہمارے پاس مطلوبہ عمارتیں ہیں اور نہ مالی استطاعت۔ نمبر(۳) بنیادی طور پر جدید وقدیم دونوں قسم کے علوم کو جمع کرنے سے ظاہر ہے کہ پختہ عالم دین نہ پیدا ہو سکیں گے بلکہ خطرہ ہے کہ نہ جدید علوم کے ماہر پیدا ہوں گے اور نہ قدیم علوم کے ماہر۔ نمبر(۴) اس کا متبادل نظام یہ ہے کہ عربی درس گاہوں کے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے جدید علوم کی ایک درسگاہ اوقاف کی جانب سے قائم کی جائے تاکہ اس کے ذریعہ وہ جدید تقاضوں سے واقف اور معلومات عامہ سے باخبر ہو سکیں اور دونوں نظاموں کو جمع کرنے میں جو خطرات ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں۔ نمبر(۵) بالکل اسی طرح جدید علوم کے فارغ التحصیل گریجویٹوں کے لیے ایک مستقل دینی درسگاہ قائم کی جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر ایک چار سالہ نصاب کی تدوین وفاق کے زیر غور ہے۔ اسی طرح اگر آپ بھی مستند ومعتمد علماء وماہرین تعلیم دین کو جمع کر کے ایک چار سالہ نصاب مرتب کرائیں تو بہت اچھا ہوگا اگر محکمہ اوقاف اس سلسلہ میں کوئی اقدام کرے تو وفاق المدارس حتی المقدور تعاون کرے گا۔ ان چند گذارشات کے بعد آخر میں ہم پھر آپ کی مخلصانہ پیشکش کی شکرگذاری کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کو قبول کرنے سے معذرت خواہ ہیں اور اپنے وسائل کی بنا پر معذور ومجبور ہیں۔"

تمام مدارس ملحقہ کی جانب سے اس متفقہ جواب کے موصول ہونے پر حکومت اور محکمہ اوقاف نے محسوس کیا کہ وفاق کی تنظیم اتنی محکم ہے کہ اس کے ہوتے براہ راست مدارس عربیہ مغربی پاکستان سے اس سرکاری نصاب کو منوانا ناممکن ہے۔

حکومتیں اپنے عزائم کو نہ ترک کرتی ہیں نہ فراموش، ہاں وقتی موانعات یا مصالح کی بنا پر التوا میں ڈال دیا کرتی ہیں چنانچہ محکمہ اوقاف نے بھی مدارس عربیہ کے اس متفق الکلمہ جواب سے مایوس ہو کر براہ راست اس نصاب کو قبول کرنے کی دعوت اور مالی امداد کے سوال کو التوا میں ڈال کر صرف محکمہ اوقاف کے شعبہ تعلیم سے رجسٹریشن (الحاق) کی ترغیب کی غرض سے مذکورہ ذیل سرکلر صدر وفاق اور ۱۶ مختلف مکتب ہائے خیال کے چوٹی کے مدارس فوقانیہ کے مہتمین کے نام جاری کیا۔

☆☆☆